

نماز تراویح: چند توجہ طلب امور

(ڈاکٹر نور احمد شاہتاز)

نماز تراویح ایک ایسی عبادت ہے جو صرف ماہ رمضان المبارک ہی میں ادا کرنا مسنون ہے۔ اور یہ زمانہ رسالت سے آج تک مسلمانوں میں متواتر رائج چلی آتی ہے۔ نماز تراویح کی ترغیب خود نبی کریم ﷺ نے دی ہے آپ نے فرمایا:

”جس شخص نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام

کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے.....“ (صحیح مسلم)

شرح صحیح مسلم میں امام نووی نے لکھا ہے کہ اس حدیث مبارکہ میں قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے دیگر شارحین حدیث نے بھی اس سے مراد نماز تراویح ہی لی ہے۔

تاریخ وابتداء تراویح:

صحیحین کی بعض روایات کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے تراویح پڑھی لیکن مصلحتاً جماعت کے ساتھ پورا مہینہ نہیں پڑھی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ آدھی رات کے وقت مسجد تشریف لے گئے اور نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ صبح لوگوں نے رات کی نماز کا تذکرہ کیا چنانچہ پہلی مرتبہ سے زیادہ لوگ ”اگلی رات میں“ جمع ہو گئے دوسری رات نبی کریم ﷺ مسجد تشریف لے گئے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ پھر لوگوں نے صبح اس واقعہ کا (دیگر لوگوں سے) ذکر کیا (تو) تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ اور چوتھی رات کو اس قدر کثرت سے صحابہ کرام جمع ہوئے کہ مسجد میں جگہ تنگ پڑ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ”لوگوں“ کے پاس تشریف نہیں لائے چنانچہ لوگوں

نے نماز، نماز پکارنا شروع کر دیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے حتیٰ کہ صبح کی نماز کے وقت تشریف لائے جب صبح کی نماز ہو گئی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا:

”گزشتہ رات تمہارا حال مجھ سے مخفی نہ تھا لیکن مجھے یہ خوف تھا کہ رات کی نماز ”تراویح“ فرض کر دی جائے گی اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ گے۔“ (صحیح مسلم)

مندرجہ بالا حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ نبی کریم ﷺ کو نماز تراویح باجماعت پسند تھی مگر اس خوف سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے فرض قرار نہ دے دیں آپ نے تسلسل کے ساتھ مسجد میں باجماعت یہ نماز ادا نہیں فرمائی۔ پھر اسی طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر بن خطابؓ کے ابتدائی دور میں الگ الگ بغیر جماعت نماز تراویح کا سلسلہ رہا۔ تا آنکہ حضرت عمرؓ نے ایک روز مسلمانوں کو حضرت ابی بن کعبؓ کی امامت میں مسجد میں نماز تراویح باجماعت کے لئے جمع فرمایا۔ پس اسی روز سے رمضان کے پورے ماہ میں باجماعت نماز تراویح پندرہ رکعت ادا کرنے کا رواج ہوا۔ خود حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ اگرچہ یہ عمل بدعت ہے مگر حسنة (اچھی بات) ہے۔ (کنز العمال، جلد ۸، صفحہ ۷۰۷/۴۰۸)

نماز تراویح میں قرأت و تلاوت کا مسئلہ :

نماز تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تاکہ ماہ رمضان میں نماز تراویح میں ایک بار مکمل قرآن کریم تلاوت کیا جائے چنانچہ آپ کی قائم کردہ اس سنت پر دنیا بھر کے مسلمان آج بھی عمل پیرا ہیں۔

البتہ آج جس طرح سے ہم نماز تراویح میں ختم قرآن کرتے ہیں اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دور میں ہوتے تو ہمارا یہ انداز تلاوت و سماعت قرآن دیکھ کر یا تو اس کی اصلاح کی خاطر بعض ائمہ تراویح اور منتظمین کو کوڑے لگواتے یا اس سلسلے کو سرے سے موقوف فرمادیتے کیونکہ نماز تراویح میں جس تیز رفتاری سے قرآن کریم پڑھا جاتا ہے وہ نماز تراویح یعنی قیام رمضان کی اصل روح کے سراسر منافی ہے۔ نماز تراویح یا قیام رمضان کا مقصد تو یہ تھا کہ عام مہینوں کی بہ نسبت اس ماہ میں زیادہ دیر تک راتوں کو عبادت کی جائے اور قرآن کریم زیادہ اہتمام

کے ساتھ کثرت سے تلاوت و سماعت کیا جائے لیکن بد قسمتی سے ہمارے موجودہ معاشرے میں نماز تراویح میں ختم قرآن اب ایک رسم سے زیادہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ ایسے حافظ یا امام کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا پسند کرتے ہیں جو انہیں جلد از جلد تراویح پڑھا کر فارغ کر دے، ایسے حافظ کرام کو پکا اور صحیح حافظ سمجھا جاتا ہے جو انتہائی تیز رفتاری سے تلاوت قرآن کریں اور اس میں غلطی یا بھول چوک بھی نہ ہو، نوجوان طبقہ خاص طور سے اس طرف مائل دکھائی دیتا ہے اور ایسی بہت سی مساجد جہاں مناسب رفتار سے ترتیل کے ساتھ، الفاظ کی صحیح ادائیگی کا لحاظ کرتے ہوئے نماز تراویح میں تلاوت ہوتی ہو، مقتدیوں کی زیادہ تعداد دکھائی نہیں دیتی لیکن اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اب سرے سے ایسے لوگ ہی نہیں جو سکون و اطمینان سے تراویح میں تلاوت کلام حکیم حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ سنانا چاہتے ہوں، بلاشبہ ایسے نیک لوگ اب بھی ہیں مگر اکثریت کا حال وہی ہے جو پہلے بیان ہوا۔

نماز تراویح میں مروجہ جلد بازی کا نقصان :

نماز کے تمام ارکان کو ٹھہر ٹھہر کر اور سکون سے ادا کرنا تعدیل ارکان کہلاتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری اور فقہ و فتاویٰ کی دیگر کتابوں میں لکھا ہے کہ تعدیل ارکان اعضاء کے ایسے سکون کو کہتے ہیں کہ اعضاء کے سب جوڑ کم از کم ایک بار تسبیح پڑھنے کی مقدار ٹھہر جائیں، تیز رفتاری سے نماز تراویح میں یا کسی بھی نماز میں اگر تعدیل ارکان نہ ہو سکے جو کہ واجب ہے تو نماز ہی نہ ہو گی جن مساجد میں تیز رفتاری سے نماز تراویح پڑھی جاتی ہے وہاں یہ بات بطور خاص نوٹ کی گئی ہے کہ رکوع و سجود اور تومہ و جلسہ میں اطمینان و سکون ہی مفقود ہوتا ہے، خشوع و خضوع تو بعد کی بات ہے۔ بعض جگہ تو یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ امام نے نیت باندھ کر سورہ فاتحہ بھی پڑھی اور مقتدی ابھی ثناء بھی نہیں پڑھنے پائے۔

ایسی نماز سے کیا حاصل جس سے روح نماز ہی غائب ہو اور پورا زور کسی نہ کسی طرح بیس رکعت کی تعداد پوری کرنے اور ان میں جلد از جلد سولیا ڈیڑھ پارہ ختم کرنے پر صرف ہو رہا ہو، خدا را اس عمل کی حوصلہ شکنی کیجئے، ائمہ تراویح کو اس بات کا پابند کیجئے کہ وہ تیز رفتاری سے نماز نہ پڑھائیں۔ نوجوانوں اور اپنے بچوں اور ساتھیوں کو اس بات پر آمادہ کیجئے کہ وہ اطمینان و سکون سے نماز پڑھنے کو ترجیح دیں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ اطمینان و سکون سے پڑھی ہوئی دو رکعتیں، جلد بازی اور بے سکونی کی

بیس تراویح سے کہیں افضل ہیں۔ اسی طرح چھوٹی سورتوں کی پرسکون تلاوت سے ادا آنی گئی تریخ کی نماز تیز رفتاری، جلد بازی اور بے سکونی کی ان بیس رکعات سے افضل ہے جن میں آداب و قواعد تلاوت کا لحاظ کئے بغیر کسی طرح ششم، ہفتم، ہشتم ختم قرآن کرنا مقصود ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

جلد بازی اور تیز رفتاری سے نماز نہیں ہوتی :

جو لوگ تراویح میں تیز رفتاری سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں یا جو تیز رفتار تلاوت سننا پسند کرتے ہیں تاکہ تراویح سے جلد فارغ ہو جائیں۔ انہیں یہ بات بھی جان لینی چاہئے کہ اتنی تیز رفتاری سے قرآن کریم کی تلاوت کرنا کہ جس سے الفاظ پورے ادا نہ ہوں یا حروف اپنے صحیح مخارج و صفات کے ساتھ ادا نہ ہوں یا مد و شد و غیرہ کا خیال نہ رہے یا وقف و وصل اور فصل کے قاعدوں کو نظر انداز کر دیا جائے جائز نہیں اور ایسی تلاوت کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ جب اس کی نہیں ہوگی جو پڑھا رہا ہے تو ان مقتدیوں کی بھی نہیں ہوگی جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ امام تلاوت کے آداب کا لحاظ کئے بغیر پڑھ رہا ہے اس کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں کیونکہ نماز میں سکون اور طمانیت شرط ہے جو خشوع و خضوع کا باعث بنتی ہے اور اگر بے سکونی اور جلد بازی کا مظاہرہ ہو تو ایسی نماز کا کوئی فائدہ نہیں۔

قرآن سنانے کی اجرت :

نماز تراویح میں قرآن سنانے کی اجرت مقرر کرنا ایسی قباحت ہے جو معاشرے میں تیزی سے پھیلی ہے، بعض مساجد میں تو ایسے اللہ والے لوگ مل جاتے ہیں جو بغیر کسی معاوضے کے قرآن کریم سنانے کو تیار ہوتے ہیں تاہم ایسی مساجد کی بھی کمی نہیں جہاں پہلے سے حافظ / قاری صاحب سے باقاعدہ اجرت ملے کی جاتی ہے جسے عرف عام میں خدمت کا نام دیا جاتا ہے۔ بعض حفاظ کرام (اللہ انہیں معاف کرے) ملے کے بغیر قرآن سنانے پر تیار ہی نہیں ہوتے۔ کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ حافظ صاحب ملے تو نہیں کرتے مگر انہیں اندازہ ہوتا ہے کہ اس محلے سے اتنی رقم اختتام تراویح پر ملنے کی توقع ہے پھر اگر توقع سے کم ملے تو اس پر قناعت کے جائے بر ملا اظہار ناراضگی و درہمی بھی فرماتے ہیں۔ نماز تراویح کے لئے یا قرآن پڑھنے یا سنانے کے لئے اجرت پیشگی ملے اور مقرر کرنا صحیح نہیں اور ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی جو قرآن سنانے کی اجرت مقرر کرنا یا کرواتا ہے۔ لہذا

ساجدہ انتظامیہ، کمیٹیوں اور حفاظ کرام سے بصد احترام درخواست ہے کہ وہ قرآن سنانے کی اجرت طے کر کے لوگوں کی نمازیں خراب کرنے سے باز رہیں۔

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی لگنی چاہئے :

رمضان المبارک میں اکثر مساجد میں نماز تراویح پر لائوڈ اسپیکر استعمال کئے جاتے ہیں، لائوڈ اسپیکر کا استعمال شرعاً جائز ہے یا ناجائز یہ بذات خود ایک نزاعی مسئلہ ہے تاہم نظریہ ضرورت یعنی زیادہ سامعین و مقتدرین تک آواز پہنچانے کی غرض سے اکثر علماء نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن اس جواز سے جو بے جا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے وہ حد جواز سے تجاوز ہے، شہری محلوں میں مساجد عموماً قریب قریب ہوتی ہیں اور لائوڈ اسپیکر کی آواز تیز ہوتی ہے جس سے ایک مسجد کی نماز تراویح کی آواز دوسری میں باآسانی پہنچ کر وہاں کے نمازیوں کے لئے باعث تکلیف بنتی ہے۔ نیز مساجد کی انتظامیہ اور منتظمین کو اللہ ہدایت دے تو انہیں یہ بات سمجھنی چاہئے کہ جس طرح مساجد میں مرد حضرات نماز تراویح میں مشغول ہیں اسی طرح گھروں پر خواتین بھی نماز ادا کرتی ہیں، لائوڈ اسپیکر کی تیز آواز ان کی نماز میں یقینی خلل کا باعث بنتی ہے۔ علاوہ ازیں تلاوت کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جب تلاوت ہو رہی ہو تو سامع خاموش ہو کر اسے سنے اب علماء کرام سے یہ دریافت کرنا ہے کہ خواتین جن تک لائوڈ اسپیکر کی آواز پہنچ رہی ہے وہ اس آواز پر توجہ دیں اور اس تلاوت کو سنیں جو آپ انہیں زبردستی سنوارے ہیں یا اپنی نماز پڑھیں؟

آپ خود اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

براہ کرم مساجد میں لوپر کے لائوڈ اسپیکر جن کی آواز باہر جاتی ہے، نماز تراویح کے دوران تو بند رکھے تاکہ گھروں پر موجود بوڑھے اور خواتین بھی اپنی نماز سکون سے ادا کر سکیں، ہاں البتہ مسجد میں موجود تمام لوگوں تک آواز تلاوت پہنچانے کی غرض سے (اگرچہ اس کے آپ شرعاً مکلف نہیں) صرف اندرونی اسپیکر استعمال کر لیا کریں تو بہت سوں کا بھلا ہو۔ بیرونی اسپیکر پر یہ پابندی مساجد کی انتظامیہ اور ائمہ حضرات مل جل کر خود ہی لگائیں تو بہتر ہے ورنہ عام مسلمانوں کے مطالبے پر اگر کبھی کوئی حکومت یہ پابندی لگائے گی تو اسے مداخلت فی الدین گردانا جائے گا اور بد مزگی پیدا ہوگی۔

تین روزہ..... چھ روزہ..... دس روزہ تراویح :

رمضان المبارک میں بڑے بڑے پوسٹر اور اشتہارات کچھ ان عنوانات کے ساتھ چھپتے ہیں 'تین روزہ تراویح' چھ روزہ تراویح' دس روزہ تراویح کا اہتمام وغیرہ وغیرہ۔

عام لوگ بالخصوص نوجوان طبقہ ایسے پروگراموں میں زیادہ پیش پیش ہوتا ہے۔ اگرچہ اس طرح ختم قرآن پر شرعاً کوئی پابندی نہیں لیکن آپ مائیں یا نہ مائیں کہ اس عمل خیر سے بے عملی کا جو پہلو برآمد ہوتا ہے وہ زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بعض نوجوان یہ سمجھنے لگے ہیں کہ تین روزہ یا چھ روزہ تراویح میں اگر ختم قرآن ہو جائے اور اس میں شمولیت کر لی جائے تو پھر رمضان کی باقی راتوں میں تراویح پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اور عملاً ایسا ہو رہا ہے کہ چھ روزہ تراویح میں شامل ہونے والے اکثر نوجوان باقی ایام رمضان میں مسجد کا رخ نہیں کرتے یاد رہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس عمل کو پسند کیا ہے جو اگرچہ تھوڑا ہو مگر اس پر بیہنگلی یا تسلسل رہے اور اس کے مقابلے میں ایسا نیک عمل جو زور و شور سے ہو مگر اس پر مستقل مزاجی اختیار نہ کی جاسکے اور تھوڑے عرصے بعد اس کے اثرات زائل ہو جائیں تو وہ بہر کیف نظر استحسان سے نہیں دیکھا جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ :

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر زیادہ دوام (بیہنگلی) ہو خواہ وہ عمل کم ہی ہو۔“

(صحیح مسلم)

نماز تراویح پر مدت اور رمضان کی تمام راتوں میں قیام اور وہ بھی اطمینان و سکون کے ساتھ جیسی ہو سکتا ہے جب سکون و اطمینان کے حصول کے جو طریقے ہیں ان پر عمل کیا جائے اور ایسے تمام طور طریقوں سے اجتناب کیا جائے جو اس ماہ مقدس کی مخصوص عبادت (قیام) تراویح میں بے سکونی و بے اطمینانی کا باعث بنتے ہوں۔

رمضان کی راتوں میں یہ بات بھی نوٹ کی گئی ہے کہ شروع کی تین چار راتوں میں مساجد میں نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ کم ہو کر نصف تک جا پہنچتی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو طویل نمازیں پڑھنے کی عادی نہیں یا سرے سے نماز ہی نہیں

پڑھتے مگر احترام رمضان و جس شیطان کی وجہ سے مساجد میں آنے لگتے ہیں تین چار رات مسلسل ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ قیام کر کے تھک جاتے ہیں اور پھر آنا چھوڑ دیتے ہیں اگر ایسا اہتمام ہو کہ ہر محلہ میں کم از کم ایک مسجد ایسی ہو جہاں چھوٹی سورتوں سے نماز تراویح پڑھانے کا انتظام ہو تو عبادت کی خاطر رمضان میں مسجد کی طرف اٹھنے والے یہ قدم جو دو چار دنوں میں تھک کر رک جاتے ہیں ان میں دوام اور استقامت پیدا کی جاسکتی ہے اور اگر ائمہ حضرات ذرا سی توجہ دیں تو ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے عمل میں مداومت (ہیشگی) پیدا کرنے کے خوگر ہو جائیں گے اور ایک ماہ کا یہ کورس انہیں رمضان کے بعد بھی عبادت کی طرف مائل ہی رکھے گا۔

نوافل میں حاضر فرائض سے غائب :

بعض لوگ رمضان کی راتوں میں نماز تراویح میں تیرہ اہتمام اور ذوق و شوق سے شامل ہوتے ہیں مگر سحری کھانے کے بعد نیند سے مغلوب ہو کر فجر کی نماز جماعت سے اور وقت پر ادا نہیں کر پاتے اس بات کا خاص خیال رکھا جانا چاہئے کہ نوافل کی وجہ سے کوئی فرض نہ چھوٹنے پائے دوسری طرف بعض حضرات جو رمضان کی راتوں میں شب بیداری کی دولت لوٹنا چاہتے ہیں وہ دن کے اوقات میں اپنے فرائض منصبی (ڈیوٹی) صحیح طور پر ادا کرنے کے جائے چھپ چھپا کر سونے کی کوشش کرتے ہیں یا دیر سے ڈیوٹی پر جانے اور آنکھ چاکر جلد نکل جانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے رزق حلال کمانے میں جو دیانتداری و محنت مطلوب ہے وہ نہیں ہو پاتی اور یوں نفلی عبادت کی وجہ سے حقوق العباد میں کمی ہو جاتی ہے جو کسی بھی صورت مستحسن نہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ نفلی عبادت میں اس طرح وقت لگایا جائے کہ فرائض خواہ وہ حقوق اللہ سے متعلق ہوں یا حقوق العباد سے متعلق متاثر نہ ہونے پائیں۔

نماز تراویح کا حقیقی لطف جمعی حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اس کا اصل مقصد پیش نظر رہے اور وہ ہے حقوق اللہ و حقوق العباد ادا کرتے ہوئے، فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ ماہ رمضان میں اضافی طور پر قیام اللیل کی کوشش کرنا اور کامل اطمینان و سکون اور خشوع و خضوع سے نماز تراویح میں کلام حکیم کی سماعت کرنا تاکہ سابقہ گناہوں کی بخشش ہو سکے۔